غزلیں

فصیح اکمل

○

اے وطن تجھ سے بچھڑ کر دیکھ یہ کیا ہوگیا
اجنبی چہروں میں گم اپنا بھی چہرا ہوگیا

جانے کیا کیا خواب آنکھوں میں لیے پھرتے تھے ہم
اپنے ارمانوں کا ہر اک خواب جھوٹا ہوگیا

اُس کے منھ پر سچّی باتوں کی ضرورت ہی نہ تھی
جرم یہ ہم سے میاں بس بے ارادہ ہوگیا

اُس نے فنکاری سے جب اپنا لیا ہر اک کو
جس قدر جھوٹا تھا وہ اتنا ہی سچّا ہوگیا

اِس قدر حسن کی شہرت بھی کہاں اچھی ہے
وہ میرا ہونے سے پہلے خواب سب کا ہوگیا

ثمر ہاؤس، J-10، سر سید روڈ، اوکھلا، نئی دہلی، موبائل: 9891011383

رضاؔ امروہوی

○

تم نہ آئے نہ بہار آئی نہ مہکا گلشن
اور ترستی رہی خوشبو کو زمانے کی پون

میرے احساس کو مہکاتے رہیں گے برسوں
یہ ترے پھول سے رخسار، یہ صندل سا بدن

تم دبے پاؤں جو آئے تو یہ محسوس ہوا
دل کی دھرتی پہ اُتر آیا محبت کا گگن

دن ڈھلا، شام ہوئی رات کا جادو جاگا
اور تنہائی پہنتی رہی خوابوں کا کفن

میری نظروں میں تو ہے تاج محل سے بڑھ کر
سنگِ مرمر سے بھی دلکش ہے ترا عکس بدن

دھڑکنیں دل کی ہوئی جاتی ہیں تیز آجاؤ
میں نے بھیگے ہوئے دیکھے ہیں ستاروں کے نین

اب تو اے دوست محبت کی کوئی بات چلے
رُت نشیلی ہے گلابی ہے فضا کا دامن

C-4، گلی نمبر 12، ششی گارڈن، دہلی۔ 110091